احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

20- اگست 1995ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 229
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 185 | اتوار-22 ربیع الاول-1416ھ' 20 ظہور 1374ہش' 20-اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو

جوں جوں انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پرواہی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے۔ اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکا دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے۔ حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خداتعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے۔ ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے اور ایسی حالت میسر ہو کہ جس قدر اندرونی آلودگیاں ہیں ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفّی قطرہ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسّر نہ ہو گی تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے' لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے اور اسی لئے (-) کلام الٰہی میں قسم بھی کھائی ہے۔ جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا بھی کرے گا اور تدبیر سے بھی اس طرح کام لے گا کہ جو مجلس اور صحبت اور تعلقات اس کو حارج ہیں ان سب کو ترک کر دے گا اور رسم عادت اور بناوٹ سے الگ ہو کر دعا میں مصروف ہو گا تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کر لے گا۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ کچھ عرصہ دعا کر کے پھر رہ جاتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس قدر دعا کی مگر قبول نہ ہوئی: حالانکہ دعا کا حق تو ان سے ادا ہی نہ ہوا۔ تو قبول کیسے ہو؟ اگر ایک شخص کو بھوک لگی ہو یا سخت پیاس ہو اور وہ صرف ایک دانہ یا ایک قطرہ لے کر شکایت کرے کہ مجھے سیری حاصل نہیں ہوئی۔ تو کیا اس کی شکایت بجا ہو گی؟ ہرگز نہیں۔ جب تک وہ پوری مقدار کھانے اور پینے کی نہ لے گا۔ تب تک کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ یہی حال دعا کا ہے۔ اگر انسان لگ کر اسے کرے اور پورے آداب سے بجا لاوے۔ وقت بھی میسر آوے تو امید ہے کہ ایک دن اپنی مراد کو پالیوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 102)

خداتعالیٰ کے مقربین اسکی ساری مخلوق سے محبت کرتے ہیں

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

یہ جو کہا ہے کہ قیامت کے دن خدا کے عرش کے سایہ کے نیچے وہ شخص ہو گا جو خدا کے لئے محبت کرتا ہے۔ اس محبت کرنے سے مراد ایک آدھ شخص سے محبت اور سلوک کرنے والا نہیں بلکہ وہی شخص ہے جو خدا کی ساری مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ پس ایک ہی سے محبت نہ رکھو۔ بلکہ سب سے محبت رکھو۔ ورنہ زید و بکر کی محبت خدا کے لئے نہیں ہو سکتی کیونکہ کئی وجوہ ہو سکتے ہیں۔ جن کے باعث لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں مثلاً ہم عقائد ہونا یا اور بھی اتحاد کرنے والی باتیں ہیں۔ ان کی وجہ سے دو شخصوں میں اتحاد ہو جاتا ہے۔ اس سے روکا نہیں گیا ہے۔ لیکن یہ دھوکہ ہے کہ اس محبت کو حدیث کی مصداق محبت قرار دیا جائے۔ کیونکہ خدا کی رضا کے لئے وہی

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) چوہدری بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ)، بقضائے الٰہی C.M.H راولپنڈی میں مورخہ 7 جولائی کو بعمر 74 سال وفات پا گئیں۔ موصوفہ کچھ عرصہ سے اپنے داماد محترم لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ولی الرحمان صاحب (جو کہ حضرت بھائی عبدالرحیم قادیانی رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے ہیں) کے پاس راولپنڈی میں ہی رہائش پذیر تھیں۔ ان کی تدفین راولپنڈی میں ہی عمل میں لائی گئی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم خلیفہ طاہر احمد صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم خلیفہ عبدالرحمان صاحب بعمر 85 سال مورخہ 95-8-16 صبح 7 بجے کوئٹہ میں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔

ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 95-8-17 بعد فجر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھا۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے ہی دعا کرائی۔ آپ خلیفہ نور الدین صاحب جمونی رفیق (حضرت بانی سلسلہ) کے فرزند تھے۔

تقسیم ہند سے قبل آپ جماعت احمدیہ سرینگر کے پریذیڈنٹ بھی رہے۔ پاکستان بننے کے بعد جماعت احمدیہ کوئٹہ میں مختلف خدمات پر سرفراز رہے۔ قاضی مقامی' سیکرٹری اصلاح وارشاد' سیکرٹری رشتہ ناطہ' ناظم انصار اللہ' متعدد با قائمقام امیر اور امیر ضلع کوئٹہ خدمات بجالاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترم میاں عطاء اللہ صاحب احمدی دارالرحمت غربی ربوہ دس دن سے جسم میں دردوں اور کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ چلنے پھرنے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب ظفر نمائندہ الفضل برائے ربوہ بیماری کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ساری عزتیں' سارے آرام اور حاجات براری کا متکفل خدا ہی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

20- ظہور 1374 ہش ---- 20 - اگست 1995ء

انسانیت - نفسِ واحد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان مل جل کر ہی رہ سکتا ہے۔ اور اسی لئے مل جل کر رہنے کا نام معاشرہ ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ دکھ سکھ کی باتیں کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی مدد کے لئے تیار رہتا ہے اور یہی وہ بات ہے جو اس کی فطرت کو سکون بخشتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ محبت کے لئے بھی دوسروں کی ضرورت ہے اور لڑنے جھگڑنے کے لئے بھی۔ گویا کہ انسان کسی بھی کیفیت میں ہو اسے دوسرے افراد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسے لوگ جو تنہائی کی زندگی گذار سکتے ہوں۔ دنیا میں بہت کم ہیں۔ نہ ہونے کے برابر۔ وہ اپنے کسی نظریہ کے مطابق یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا جو ان کی زندگی کا مقصد ہے اسی طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا سے الگ تھلگ چلے جائیں۔ جنگلوں میں رہیں۔ پہاڑوں پر بسیرا بنالیں۔ لیکن یہ لوگ بہت کم ہیں نہ ہونے کے برابر۔ عام انسان اگر دوسرے انسانوں کو نہ دیکھے تو اس میں جنون کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے تنہائی قید تنہائی بن جاتی ہے۔ لیکن اس سب کچھ کے باوجود انسانوں کا اکٹھا رہنا ہی بہتر ہے۔ وہ محبت کریں یا لڑیں جھگڑیں۔ ایک دوسرے کی موجودگی ہی میں ایسا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان مل جل کر زندگی بسر کریں اور مل جل کر بھی اس طرح کہ گویا وہ نفس واحد ہیں۔ یعنی جس طرح وہ اپنے وجود کو اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے اسی طرح دوسروں کے وجود کو بھی ضروری سمجھے اور اسے ایسا محسوس ہو کہ وہ ان میں مدغم ہو گیا ہے۔ سب لوگ ایک بن گئے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس ایک بن جانے کو وحدت جمہوری کہا ہے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحد کی طرح بنادے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے۔ کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں سب پروئے جائیں۔ یہ (عبادات) با جماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں۔ تاکہ کل (عبادت گذاروں) کا ایک وجود شمار کیا جاوے۔ اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوّت دیوے"

وحدت جمہوری کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم تمام انسانوں کو اپنے جیسا سمجھ کر ان کے ساتھ چلیں۔ ہم میں اختلاف کم سے کم ہو۔ اتحاد زیادہ سے زیادہ۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ صرف اتحاد ہی نظر آئے۔ اختلاف کہیں ہو بھی تو بہت خفیف ہونا چاہئے۔ اور ایسا کہ نظر ہی نہ آئے۔ گویا کہ اس کا وجود عدم کے برابر ہو جائے۔ دوسری بات جو اس معاشرے کے لئے نہایت اہم ہے وہ یہ ہے کہ کوئی طاقت ور اپنے آپ کو طاقت ور سمجھتے ہوئے کمزوروں کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش نہ کرے۔ ایک دوسرے کو ہاتھ میں ہاتھ ملا کر چلنا چاہئے کمزور ہے تو طاقت ور کا سہارا لے اور طاقت ور ہے تو وہ اپنی طاقت کا ایک حصہ کمزور کو دے یعنی اس کی بھی طاقت کا باعث بن جائے۔ اسی طرح سب لوگ ایک جیسے نظر آسکتے ہیں۔ ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔ اور وحدت جمہوری کے ذریعے اپنی زندگی کو خوش گوار بنا سکتے ہیں۔

پودے لگا کے گھر کی سجاوٹ بڑھائیے
سایہ ملے گا آپکو، اور پھل بھی کھائیے
قلب و نظر رہیں گے ترو تازہ رات دن
حمدِ خدا کے گیت ہر اک لمحہ گائیے

ابوالاقبال

وقف کر کے خود کو ہر اک کام پر آمادہ کر
کام چھوٹا یا بڑا ہو کام سے ہرگز نہ ڈر
آسمانوں کے دریچے خود بخود کھل جائیں گے
مشکلیں پیش آئیں تو ہر وقت رہ سینہ سپر

آپ کا افسر بہت چھوٹا سہی افسر تو ہے
بات اس کی مانئے اور خوشدلی سے مانئے
کام جس کے ساتھ کرتے ہیں اسے اعزاز دیں
اور اطاعت ہی کو اپنا حسن سیرت جانئے

گو ہم بھی غلط کار رہے ہیں. مگر اے دوست
سر ہم نے جھکایا ہے اطاعت نہیں چھوڑی
خدمت کے تسلسل کا یہی راز ہے شائد
سو سال سے معروف روایت نہیں توڑی

وقف میں جو کام مل جائے کریں
آپ کاٹیں لکڑیاں، پانی بھریں
کیوں کرے کوئی یہاں چون و چرا
تیرنا الٹا پڑے، تب بھی تریں

کشتی تو آگئی مری ساحل کے آس پاس
پانی کے زور سے کوئی ساحل نہیں رہا
ڈوبا ہوں بار بار اسی طرح لیکن اب
"جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا"

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(-) کلام الٰہی کہتا ہے کہ روحیں انادی اور غیر مخلوق نہیں۔ اور دو نطفوں کی ایک خاص ترکیب سے وہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور یا دوسرے کیڑے مکوڑوں میں ایک ہی مادہ سے پیدا ہو جاتی ہیں اور یہی سچ ہے۔ کیونکہ مشاہدہ اس پر گواہی دیتا ہے۔ جس کے ماننے کے بغیر چارہ نہیں اور امورِ محسوسہ مشہودہ سے انکار کرنا سراسر جہالت ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں کہ روح نیست سے ہست ہوتا ہے تو اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اول وہ کچھ نہیں تھا بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اس کے لئے کوئی ایسا مادہ نہیں تھا کہ انسان اپنی قوت سے اس میں سے روح نکال سکتا اور اس کی پیدائش صرف اس طور سے ہے کہ محض الٰہی قوت اور حکمت اور قدرت کسی مادہ میں سے اس کو پیدا کر دیتی ہے۔ اسی واسطے جب آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ روح کیا چیز ہے تو خدا نے فرمایا کہ تو ان کو جواب دے کہ روح میرے رب کے امر میں سے ہے اس بارے میں آیت (کلام الٰہی) یہ ہے کہ یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ روح کیا چیز ہے اور کیونکہ پیدا ہوتی ہے ان کو جواب دے کہ روح میرے رب کے امر سے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی وہ ایک رازِ قدرت ہے اور تم لوگ روح کے بارے میں کچھ علم نہیں رکھتے مگر تھوڑا سا۔ یعنی صرف اس قدر کہ تم روح کو پیدا ہوتے دیکھ سکتے ہو۔ اس سے زیادہ نہیں۔ جیسا کہ ہم بچشم خود دیکھ سکتے ہیں کہ ہماری آنکھ کے سامنے کسی مادہ میں سے کیڑے مکوڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور انسانی روح کے پیدا ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کا قانون قدرت یہ ہے کہ دو نطفوں کے ملنے کے بعد جب آہستہ آہستہ قالب تیار ہو جاتا ہے تو جیسے چند ادویہ کے ملنے سے اس مجموعہ میں ایک خاص مزاج پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ جو ان دواؤں میں فرد فرد کے طور پر پیدا نہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح اس قالب میں جو خون اور دو نطفوں کا مجموعہ ہے ایک خاص جوہر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ ایک فاسفرس کے رنگ میں ہوتا ہے۔ اور جب تجلی الٰہی کی ہوا کُن کے امر کے ساتھ اس پر چلتی ہے۔ تو یکدفعہ وہ افروختہ ہو کر اپنی تاثیر اس قالب کے تمام حصوں میں پھیلا دیتا ہے۔ تب وہ جنین زندہ ہو جاتا ہے۔ پس یہی افروختہ چیز جو جنین کے اندر تجلی ربّی سے پیدا ہو جاتی ہے اسی کا نام روح ہے اور وہی کلمۃ اللہ ہے۔ اور اس کو امر ربی سے اس لئے کہا جاتا ہے کہ جیسے کہ ایک حاملہ عورت کی طبیعت مدبرہ بحکم قادر مطلق تمام اعضاء کو پیدا کرتی ہے۔ اور عنکبوت کے جالے کی طرح قالب کو بناتی ہے۔ اس روح میں اس طبیعت مدبرہ کو کچھ دخل نہیں۔ بلکہ روح محض خاص تجلی الٰہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور گو روح کا فاسفرس اس مادہ سے ہی پیدا ہوتا ہے مگر وہ روحانی آگ جس کا نام روح ہے وہ بجز مسِ نسیم آسمانی کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ سچا علم ہے جو (کلام الٰہی) نے (-) بتلایا ہے۔ تمام فلاسفروں کی عقلیں اس علم تک پہنچنے سے بیکار ہیں۔

خدا نے انسانوں میں جس مطلب کا ارادہ کیا ہے پہلے سے اس مطلب کی تکمیل کے لئے تمام قوتیں خود پیدا کر رکھی ہیں۔ مثلاً انسان کی روحوں میں ایک قوت عشقی موجود ہے۔ اور اگر کوئی انسان اپنی غلطی سے دوسرے سے محبت کرے اور اپنے عشق کا محل کسی اور کو ٹھہراوے لیکن عقل سلیم بڑی آسانی سے سمجھ سکتی ہے کہ یہ قوت عشقی اس لئے روح میں رکھی گئی ہے کہ تا وہ اپنے محبوب حقیقی سے جو اس کا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری طاقت اور سارے جوش سے پیار کرے۔

پس کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ قوت عشقی جو انسانی روح میں موجود ہے جس کی موجیں ناپیدا کنار ہیں اور جس کے کمال تموج کے وقت انسان اپنی جان سے بھی دست بردار ہونے کو تیار ہوتا ہے یہ خود بخود روح میں قدیم سے ہے ہرگز نہیں۔ اگر خدا نے انسان اور اپنی ذات میں عاشقانہ رشتہ قائم کرنے کے لئے روح میں قوت عشقی پیدا کر کے یہ رشتہ آپ پیدا نہیں کیا تو گویا یہ امر اتفاقی ہے۔ کہ پرمیشر کی خوش قسمتی سے روحوں میں قوت عشقی پائی گئی۔ اور اگر اس کے مخالف کوئی اتفاق ہوتا یعنی قوت عشقی روحوں میں نہ پائی جاتی تو کبھی لوگوں کو پرمیشر کی طرف خیال بھی نہ آتا۔ اور نہ پرمیشر اس میں کوئی تدبیر کر سکتا۔ کیونکہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ لیکن ساتھ ہی اس بات کو بھی سوچنا چاہئے کہ پرمیشر کا بھگتی اور عبادت اور نیک اعمال کے لئے مؤاخذہ کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ اس نے خود محبت اور اطاعت کی قوتیں انسان کی روح کے اندر رکھی ہیں۔ لہٰذا وہ چاہتا ہے کہ انسان جس میں اس نے خود یہ قوتیں رکھی ہیں اس کی محبت اور اطاعت میں محو ہو جائے۔ ورنہ پرمیشر میں یہ خواہش پیدا کیوں ہوئی کہ لوگ اس سے محبت کریں اور اس کی اطاعت کریں اور اس کی مرضی کے موافق رفتار اور گفتار بنا دیں۔

ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے۔ تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے۔ اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے۔ اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں۔ ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے۔ اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے۔ خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے۔ وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے۔ وہی ہے جس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے طاعون کی موت سے بچاؤں گا۔ اور نیز ان سب کو جو تیرے گھر میں نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں بچاؤں گا۔ اس زمانے میں کون ہے جس نے میرے سوا ایسا (-) شائع کیا اور اپنے نفس اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں اور دوسرے نیک انسانوں کے لئے جو اس کی چار دیواری کے اندر رہتے ہیں خدا کی ذمہ داری ظاہر کی۔

لجنہ کالم

لجنہ اماء اللہ نے حضرت مولوی محمد دین صاحب سابق مربی امریکہ کو ایڈریس دیا۔ اس موقعہ پر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:۔

میں اس انتظام دعوت سے پہلے کہہ رہا تھا کہ نہ صرف جس کو مدعو کیا جائے اس کی بیوی کو بھی بلانا چاہئے۔ بلکہ جیسا کہ دین حق کا طریق ہے۔ درمیان میں پردہ ڈال کر دوسری طرف مدعو کرنے والی عورتیں بھی بیٹھی ہوں۔ ہمارے ہاں پنجابی دعوت کا یہ طریق ہے کہ مہمان بیٹھا کھاتا ہے اور میزبان ہاتھ پر ہاتھ دھرے اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔ مگر دین حق کا طریق یہ ہے کہ میزبان بھی کھاتا ہے۔

میں پچھلے دنوں سے جس کی تاریخ یورپ کے سفر سے بعد کی نہیں بلکہ پہلے کی ہے یہ سمجھ رہا تھا اور میں نے اس کا مضمون میں ذکر بھی کیا تھا جو یورپ جانے کے وقت لکھا تھا۔ کہ دین حق پر حملہ کرنے والا اہل مغرب کا مذہب نہیں بلکہ ان کا تمدن ہے۔ اسی تمدن نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ بعض بری باتیں بھی اچھی اور اچھی باتیں بھی بری ہو گئی ہیں۔ گو ہمارے مذہب نے سب سے اچھی باتیں بیان کی ہیں مگر چونکہ (لوگ اس پر عمل نہیں کرتے وہ کتابوں میں بند پڑی ہیں) اس لئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ہم میں پائی جاتی ہیں۔ اور نہ لوگ یہ بات ماننے کے لئے تیار ہیں ورنہ ہماری مثال آریوں کی طرح ہو گی جو ہر ایجاد کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ اس کا ذکر وید میں موجود ہے اگر ہم بھی یورپ والوں سے کہیں کہ اچھی باتیں ہمارے مذہب میں موجود ہیں تو وہ ہم پر ہنسیں گے جبکہ ہم ان باتوں پر عمل کر کے نہ دکھائیں۔ میں نے بتایا تھا کہ یورپین تمدن کی وہ باتیں جو کلام الٰہی اور (حدیث) کے ماتحت نہیں ان کو تو رد کر دینا چاہئے۔ لیکن جو کلام الٰہی اور حدیث میں موجود ہیں انہیں اختیار کر لینا چاہئے مگر اس طرف توجہ نہ ہوئی اور اس بارے میں اتنی روک مردوں کی طرف سے نہیں ہے جتنی عورتوں کی طرف سے ہے۔ عورتوں میں اتنی دلیری نہیں ہے کہ پرانی رسموں اور رواجوں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اگرچہ ہم اس وقت پورے طور پر اس بات کا فیصلہ نہ کر سکیں کہ عورتوں کو کس حد تک مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے مگر یہ تو موٹی بات ہے کہ دین حق نے مردوں اور عورتوں کا اتحاد ایک حد تک ضروری قرار دیا ہے۔ دین حق نے عورت مرد کا ملنا ایک حد تک منع رکھا ہے۔ آتا ہے کہ اگر مرد سوار ہو اور عورت پیدل جا رہی ہو تو عورت کو اپنے پیچھے سوار کر لے۔ جب ایک مرد ایک عورت کو اس طرح سوار کر کے گھر پہنچا سکتا ہے تو قومی اور مذہبی کاموں میں کیوں مرد اور عورت مل کر کام نہیں کر سکتے۔ وہ وقت آئے گا اور ضرور آئے گا۔ جب مرد اور عورتیں مل کر کام کریں گے۔ معلوم نہیں ہماری زندگی میں آتا ہے یا بعد میں۔ مگر آئے گا ضرور۔ البتہ ڈر ہے تو اس بات کا کہ عورتوں کو دین حق نے جو آزادی دی ہے وہ نہ دینے کی وجہ سے وہ حدود بھی نہ ٹوٹ جائیں جو دین حق نے مقرر کی ہیں۔

خود دعا کرو یا دعا کراؤ‘ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو

جب تک اضطرار کی حالت پیدا نہ ہو اور دعا کرنے والے کا قلق دعا کرانے والے کا قلق نہ ہو جائے کچھ اثر نہیں کرتی۔ بعض اوقات یہی مصیبت آتی ہے کہ لوگ دعا کرانے کے آداب سے واقف نہیں ہوتے اور دعا کا کوئی بین فائدہ محسوس نہ کر کے خدا تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں اور اپنی حالت کو قابل رحم بنا لیتے ہیں۔ بالآخر میں یہی کہتا ہوں کہ خود دعا کرو یا دعا کراؤ۔ پاکیزگی اور طہارت پیدا کرو۔ استقامت چاہو اور توبہ کے ساتھ گر جاؤ کیونکہ یہی استقامت ہے۔ اس وقت دعا میں قبولیت‘ (عبادت) میں لذت پیدا ہو گی۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا ابو العطاء جالندھری

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس

بلاد عربیہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی دعوت آپ کی زندگی میں ہی پہنچ گئی تھی۔ آپ (کی کتب) حمامتہ البشریٰ وغیرہ نیز آپ کے اعلانات کا چرچا ان ملکوں میں ہو چکا تھا۔ ہندوستان کے علماء نے اپنے فتویٰ کے ہتھیار کو زیادہ موثر بنانے کے لئے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مولویوں سے بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے شائع کیا تھا۔ حضرت صاحب کی زندگی میں ہی متعدد سعید روحیں عرب ممالک میں حلقہ بگوش احمدیت ہو چکی تھیں۔ امامت اولیٰ کے عہد سعادت میں بھی جماعت کو اس طرف توجہ رہی۔ مگر اصل باقاعدہ دعوت الی اللہ کا کام بلاد عربیہ میں امامت ثانیہ میں ہی شروع ہوا۔ حضرت شاہ ولی اللہ زین العابدین صاحب اور حضرت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے بعد باقاعدہ طور پر مولانا شمس صاحب ہی بلاد عربیہ میں مقرر ہوئے آپ قریباً چھ سال بلاد عربیہ میں رہے پہلے دمشق (شام) میں مرکز تھا۔ پھر حیفا (فلسطین) میں مرکز مقرر ہوا۔ یوں انچارج مربی تمام بلاد عربیہ میں پیغام حق پہنچانے کا قصد رکھتا ہے اور اسباب و حالات کے مطابق اس کے لئے کوشاں بھی رہتا ہے۔ اور اسے کبھی مختلف علاقوں میں سفر بھی کرنا پڑتا ہے۔

محترم شمس صاحب نے اپنے عرصہ قیام بلاد عربیہ میں خوب کام کیا۔ اور دعوت الی اللہ کا حق ادا کر دیا۔ ان کے کام سے باقاعدہ ابتدا ہوئی مگر نہایت اچھی ابتدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جو بتایا تھا اس کے مطابق پہلے ہی سے کچھ لوگ قبول احمدیت کے لئے تیار کر رکھے تھے۔ ہوا یوں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک کتاب اور عربی خط عکہ (فلسطین) میں فرقہ شاذلیہ کے رئیس شیخ ابراہیم" کو بھی پہنچا۔ انہوں نے اپنے مریدوں سے کہا کہ اس کتاب اور خط کو سنبھال کر رکھنا۔ عنقریب تمہیں حیفہ سے امام (-) کی آواز سنائی دے گی۔ دمشق میں جب حضرت مولانا شمس صاحب پر حملہ ہوا اور فرانسیسی حکومت نے آپ کو شام چھوڑنے کا حکم دیا تو حضرت امام جماعت الثانی کے حکم کے مطابق آپ حیفا تشریف لے گئے۔ وہاں کے علماء نے بھی مباحثات کی طرح ڈالی۔ فتوے دیئے۔ اس طرح ہر طرف چرچا ہو گیا۔

فرقہ شاذلیہ کے لوگوں نے احمدیت میں خاص دلچسپی لی۔ اور اولین احمدی زیادہ تر انہی نیک لوگوں میں سے ہوئے۔ کبابیر کی بستی میں بھی شاذلیوں کا غلبہ تھا ان کی اکثریت مولانا شمس صاحب کے وقت میں اور باقی بعد ازاں احمدیت میں داخل ہو گئے۔ مولانا شمس صاحب ایک انتھک مجاہد تھے۔ کہیں پادریوں سے تحریری اور تقریری مناظرات کرتے تھے۔ اور کہیں مولویوں سے مقابلے جاری تھے۔ نو احمدیوں کی تربیت کا کام بھی ان کی خاص مصروفیت تھی۔ ان کے کاموں پر نظر کرنے سے یوں معلوم ہوتا کہ حضرت امام جماعت الثانی کی دعاؤں اور توجہات اور مولانا کے ایثار و خلوص کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر ان کی خاص تائید فرمائی۔ میں نے آخر اگست 1931ء میں فلسطین پہنچ کر حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر آپ سے بلاد عربیہ کی دعوت الی اللہ کا چارج لیا تھا۔ میں ان کے پھیلاؤ کو دیکھ کر ڈرتا تھا کہ یہ سارے کام مجھ سے نہ ہو سکیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا اور وہ اپنے (-) کی جماعت کو ہر پہلو سے ترقی دیتا رہا۔

میں یہ شہادت ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا شمس صاحب کے نیک کام کے اثرات نہایت پاکیزہ اور دور رس تھے۔ انہوں نے نہایت جان فشانی اور دلیری سے دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دیا تھا۔ اور وہاں کے احمدیوں کو آپ سے بہت محبت تھی۔ میں اس جگہ ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کی نیک یادوں کا ذکر کرنا بھی اپنا فرض جانتا ہوں جو بلاد عربیہ میں احمدیت کے جھنڈے کو بلند کئے ہوئے ہیں۔ وہ نہایت مخلص اور فدائی قسم کے احمدی ہیں۔ دین حق کے لئے ہر قربانی پر تیار ہیں۔ وہ مربی کو اپنا روحانی باپ اور امام وقت کا نمائندہ سمجھتے ہیں اور نہایت محبت سے پیش آتے ہیں۔ مولانا شمس صاحب جب حیفا سے واپس روانہ ہوئے تو سب زار و قطار رو رہے تھے۔ مگر جب ہم الوداع کہہ کر (مشن ہاؤس) میں پہنچے اور میں نے سب بھائیوں سے کہا کہ میری تجویز ہے کہ بجائے گاہے ماہے ٹریکٹ شائع کرنے کے ایک باقاعدہ ماہوار رسالہ جاری کیا جائے۔ اس سے خرچ زیادہ ہو گا مگر کام بہتر ہو جائے گا تو سب نے فی الفور کہا کہ ہم اس کے لئے ہر طرح تیار ہیں۔ ہم سب اخراجات برداشت کریں گے۔ چنانچہ بعد ازاں جلد ہی رسالہ البشریٰ جاری کر دیا گیا۔

رسالہ کی تجویز کے متعلق میں نے جب مولانا شمس صاحب سے ذکر کیا تھا تو وہ فرماتے تھے کہ اخراجات کے لحاظ سے شائد مشکل ہو۔ مگر ان کے ذریعہ تیار شدہ احمدیوں نے میری تجویز سن کر بوجھ اٹھاتے ہوئے بلا تردد اس پر لبیک کہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا دے۔ میں اپنے عرصہ قیام بلاد عربیہ اکتیس تا چھتیس میں ہمیشہ مولانا شمس صاحب کی قربانیوں کے پیش نظر ان کے لئے دعا کرتا رہا کیونکہ مجھے سب سے بڑھ کر ان کی مشکلات اور ان کی قربانیوں کا احساس تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ بات تو لمبی ہے مگر دامن صفحات تنگ ہیں اس قدر پر اکتفا کرتا ہوں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے اہل و عیال کو ہمیشہ اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

ابو العطاء جالندھری 5- جون 1968ء

نسیم سیفی

ایک نئی بات

زمین پر نالوں۔ نہروں اور دریاؤں پر پل بنائے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح سڑکوں پر بھی پل بنائے جاتے ہیں۔ لمبے لمبے فلائی اوور بھی بنتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ استعاراتی اور تشبیہاتی پل بھی ہوتے ہیں جس طرح خلیج استعارے کے طور پر استعمال ہوتی ہے دو دوستوں کے تعلقات خراب ہو گئے تو خلیج حائل ہو گئی۔ اب ان کو ملانا ہے تو اس پر پل بنانا پڑے گا۔ یہ نہ اصل خلیج ہوتی ہے اور نہ اصل پل لیکن بات کرنے کا ایک طریق ہے جس سے بات آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے۔

کیا آپ نے کبھی سنا ہے کہ خلا میں بھی پل بن سکتے ہیں۔ پلوں کے لئے تو دونوں طرف ستون ہونے چاہئیں خلاء میں ستون کہاں سے آئیں۔ لیکن امریکی ماہرین سائنس نے اب لیزر (شعاعوں) کے پل تعمیر کرنے کا تجربہ کیا ہے۔ اور یہ تجربہ خاصا کامیاب رہا ہے۔ اس سے سیارچوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا۔ اور کہا جاتا ہے کہ جب یہ بات عام ہو جائے گی تو دنیا میں اطلاعات کی فراہمی کا ایک انقلاب آ جائے گا۔ اب تو ایک سٹلائٹ تک پہنچا جاتا ہے۔ پھر ایک سٹلائٹ سے دوسرے تک اور پھر دوسرے سے تیسرے تک اور آگے ہی آگے چلتے ہوئے مطلوبہ جگہ تک اطلاع پہنچائی جا سکے گی۔ یہ پل اتنی باریک شعاعوں سے بنائے جا رہے ہیں کہ کوئی چیز ان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ پہلے یہ سگنل ریڈیائی طور پر فضاء میں بھیجے جاتے تھے۔ اب ان لیزر یا شعاعوں کے ذریعے جو بھیجے جائیں گے ان کی نہ صرف یہ خوبی ہو گی کہ وہ ایک سیارچے پر پہنچ کر اس سے آگے اور پھر اس سے آگے اور پھر اس سے بھی آگے چلتے چلے جائیں گے حتیٰ کہ آپ کی مطلوبہ جگہ پر پہنچ جائیں گے بلکہ ان میں فی سیکنڈ کئی ارب اشارے بھیجے جا سکیں گے۔ پہلے ریڈیائی سگنلوں میں اتنی گنجائش نہیں ہوتی تھی۔ اب پیغام ٹیلیفون کا ہو یا ریڈیو کا یا ٹیلیوژن کی تصویر کا یہ سارے ان شعاعوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچائے جا سکیں گے۔ اور بہت بہت دور تک۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ ان کی آواز اتنی بلند اور صاف ہو گی کہ اگر واشنگٹن میں یہ سنے جائیں تو اسی وقت دہلی میں بھی آواز کی اسی والیوم کے ساتھ سنے جا سکیں گے البتہ ایک مشکل درمیان میں حائل ہو گئی ہے اور وہ یہ کہ یہ شعائیں یا لیزر گہرے بادلوں میں سے ہو کر نہیں گزر سکتے اب اس کے لئے بھی ایک بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ پہلا ریڈیائی سگنل ہو گا جو بادلوں میں سے گزر سکتا ہے اور اس کے بعد پھر شعاؤں کے پلوں پر سے ہوتا ہوا ایک سے دوسرے۔ دوسرے سے تیسرے سیارچے تک پہنچے گا۔ گویا کہ جو مشکل راہ میں حائل ہونے لگی تھی اس کا علاج بھی مل گیا ہے۔ ہم تو سٹلائٹ کے ذریعے ڈش انٹینا سے حاصل کردہ آوازوں پر ہی حیران تھے کہاں بات کی جا رہی ہے اور کہاں پہنچائی جا رہی ہے۔ لیکن اب یہ نئے پل تعمیر کئے جا رہے ہیں جو ایک سیارچے کو دوسرے سیارچوں کے ساتھ ملاتے چلے جائیں گے ان سے تو فاصلے کچھ بھی نہیں رہ جائیں گے۔ اور آواز بھی صاف ہو گی۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ان پلوں کی تعمیر کے بعد ان کو کام میں لے آنے کے باعث دنیا میں اطلاعات کی فراہمی کا ایک انقلاب آ جائے گا۔ اتنی جلدی 'اتنی دور دور تک' اور اتنے بہتر طریق سے پیغامات بھیجے جا سکیں گے کہ انسانی عقل دنگ رہ جائے گی۔ دنگ تو وہ چھوٹی چھوٹی ایجادات پر بھی رہ جاتی ہے۔ آخر ایجاد کا پہلے کوئی وجود نہیں ہوتا۔ عام انسان سوچ بھی نہیں سکتا کہ یہ بات ہو سکتی ہے۔ لیکن جب کوئی چیز ایجاد ہوتی ہے تو انسان حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ انقلاب آئے گا تو یقیناً ساری دنیا حیرت زدہ ہو جائے گی۔ کہ کس طرح فضاؤں میں پل بن گئے اور کس طرح ایک سیکنڈ میں اربوں اشارے منتقل کر دیئے گئے اور کس طرح ان کی آواز۔ اتنی صاف آواز۔ جیسے آپ سامنے بیٹھے ہوں بلکہ اگر وہی آواز واشنگٹن میں آ رہی ہے تو دہلی یا کوئی اور شہر کہہ لیجئے آپ کہنا چاہیں تو کراچی بھی کہہ سکتے ہیں۔ وہاں بھی وہ اسی طرح موصول کی جا سکے گی۔ کتنی نئی بات ہے یہ۔

یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں اور اس بات پر بھی ایمان لاتے ہیں کہ وہ نافرمانوں کو سزا دیتا ہے مگر گناہ ہم سے دور نہیں ہوتے۔ میں جواب میں یہی کہوں گا کہ یہ جھوٹ ہے اور نفس کا مغالطہ ہے۔ سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علی حیدر

بشکریہ سائنس میگزین

جرائم اور کمپیوٹر

پچھلے دنوں ہم نے پولیس اور کمپیوٹر کے متعلق ایک خبر شائع کی تھی۔ ایک قاری نے جنہیں کمپیوٹر کا صرف اس قدر علم ہے کہ کمپیوٹر میں جو بات فیڈ کی جاتی ہے وہی واپس حاصل کی جاسکتی ہے اس خبر کے متعلق لکھا کہ اس کی فوراً تردید کی جائے کیونکہ یہ خبر ناممکنات میں سے ہے۔ کمپیوٹر سے آج کل جو کام لیا جارہا ہے وہ اتنا الجھا ہوا ہے کہ کمپیوٹر کی صرف الف' ب' جاننے والے اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے سائنس میگزین کے ایک شمارے میں علی حیدر صاحب کا ایک مضمون جرائم اور کمپیوٹر شائع ہوا ہے۔

یہ مضمون سائنس میگزین اور علی حیدر صاحب کے شکریہ کے ساتھ الفضل میں شائع کرتے ہیں امید ہے ہمارے قاری موصوف اور کمپیوٹر کے متعلق اتنا ہی علم رکھنے والے دوست اس مضمون کو پڑھ کر ہماری دی گئی خبر کی تردید پر اصرار نہیں کریں گے۔

(ادارہ)

لندن کے مضافاتی علاقے پورٹ لینڈ کی پولیس خاصے عرصے سے اس مستقل مزاج چور کی وجہ سے بولائی بولائی پھر رہی تھی جو اپنے جدید طریق عمل کے ذریعے دروازوں کے لاک کھول کر بیسوں کاروں کو "پار" کرچکا تھا۔ ان کی یہ بے چینی اس وقت اچانک غائب ہو گئی جب وہ ایک ایسے کمپیوٹر پروگرام کی طرف متوجہ ہوئے جس نے انہیں اس بات سے آگاہ کیا کہ اب وہ چور کن علاقوں میں اور کب چوریاں کرتا چلا آرہا ہے.... اور سونے پر سہاگہ یہ پیشن گوئی بھی کی اب وہاں کس علاقے میں چوری کرنے آئے گا۔ پولیس کمپیوٹر کی ہدایت کے مطابق چوبیس گھنٹے اس علاقے کی نگرانی کرتی رہی اور اسی علاقے میں چور کو رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا گیا۔

جدید ٹیکنالوجی کی نئی ایجاد کمپیوٹر کا یہ نظام کرائم پیٹرن انالسس سسٹم کہلاتا ہے۔ یہ سافٹ ویر جغرافیائی معلوماتی نظام کے ذریعے کام کرتا ہے اور ان جرائم کو بے نقاب کرتا ہے جو 20 سے 30 کلومیٹر کے دائرے کے اندر پچھلے سات ہفتوں میں وقوع پذیر ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ وہ عرصہ ہے جب ایک جرم کرنے والے کے طریق کار کا پتہ چل جاتا ہے۔ اس کمپیوٹر میں جرائم کے نمونے (Patterns) سکرین پر نمودار ہوتے ہیں۔ سیاہ رنگ کے ذریعے ان علاقوں کی نشان دہی ہوتی ہے جہاں سب سے کم جرائم ہوتے ہیں جب کہ ہلکے سبز رنگ کے ذریعے سب سے زیادہ جرائم والے علاقے دکھائے جاتے ہیں۔

سپاس کا یہ نظام آنے والے چوبیس گھنٹوں میں ہونے والے مخصوص قسم کے جرائم کے بارے میں پیشن گوئی کرسکتا ہے۔ دراصل یہ کمپیوٹر سب سے پہلے جرائم کو قسم' وقت اور عرصے میں تقسیم کرتا ہے اور پھر جرائم کی ابنارمل ریٹ کا تجزیہ کرتے ہوئے ان علاقوں کی نشان دہی کرتا ہے جہاں جرائم سب سے زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔ اس کمپیوٹر میں ہر علاقے میں ہونے والا ہر جرم پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی چوری کی تفصیل جاننا چاہتا ہے تو یہ کمپیوٹر مکان کی قسم' پتے' وقت اور تاریخ' کہاں سے چور داخل ہوئے' وہ وہاں کیا کرتے رہے اور کون سی چیزیں چوری ہوئیں کی مکمل تفصیل بیان کردے گا۔ یوں یہ کمپیوٹر چوری کی معمولی سے معمولی جزئیات بھی نوٹ کرسکتا ہے۔ کمپیوٹر کے ذریعے فراہم ہونے والے اشاروں اور سراغوں کے ذریعے سراغ رساں آہستہ آہستہ مجرموں کے گرد گھیرا تنگ کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ پروگرام ایک چوری یا تمام چوریوں کے بارے میں نقشے بھی بنا سکتا ہے۔

یہ کمپیوٹر اپنی میموری میں موجود اعداد و شمار کے رجحانات و میلانات کو دیکھنے ان علاقوں کے "ہاٹ سپاٹ" کی بھی نشاندہی کرسکتا ہے جہاں جرائم خاصی تعداد میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اور کیونکہ جرائم کے نمونے دن کے وقت اور ہفتے کے دنوں کے مطابق ادلتے بدلتے رہتے ہیں اسی لئے سپاس ان جرائم پر زیادہ توجہ دیتا ہے جو یکے بعد دیگرے ہفتے کے ایک ہی دن اور دن کے ایک ہی وقت میں رونما ہوئے ہوتے ہیں۔

سپاس کا یہ جدید ترین نظام برطانیہ میں دو ہزار پانچ سو پاؤنڈ میں دستیاب ہے اور ایک "انٹل 68408" پروسیسر کے ذریعے پرسنل کمپیوٹر پر چل سکتا ہے۔ یہ نظام پولیس تھانے میں موجود ریکارڈ سے خودکارانہ طریقے سے اعداد و شمار حاصل کرسکتا ہے اور ایک "سٹینڈرڈ فائل فورمیٹ" کے ذریعے کام کرتا ہے برطانیہ میں موجود 42 پولیس فورسوں کے زیر استعمال کسی بھی قسم کے کمپیوٹر سسٹم کے مطابق کام کرسکتا ہے۔ پچھلے سال سے لندن کے اکثر علاقوں میں پولیس یونٹوں نے سپاس کے نظام کو استعمال کرنا شروع کردیا ہے۔ اس کے علاوہ نارتھ لندن اور سرے کی پولیس بھی اس نظام پر تجربے کررہی ہے۔

سپاس کو ڈیوڈ واہ نے ڈیزائن کیا ہے جو نیوکاسل یونیورسٹی کے سنٹر فار اربن اینڈ ریجنل ڈویلپمنٹ میں تحقیق دان کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ نظام برطانیہ اور دوسرے ممالک کی پولیس کے لئے تیار کیا ہے تاکہ عام جرائم مثلاً چوری' کارچوری وغیرہ پر قابو پایا جاسکے۔ ڈیوڈ کہتے ہیں کہ آج کل دنیا کے ہر ملک میں اتنے زیادہ (چھوٹے موٹے) جرائم ہو رہے ہیں کہ پولیس باوجود سرتوڑ کوشش کے سارے مجرموں کو پکڑنے میں ناکام رہتی ہے۔ میں نے اس نظام کے ذریعے پولیس کے بکھرے ہوئے وسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ انتہائی حساس علاقوں میں جرائم کی شرح کم کی جاسکے۔ سپاس ایسے علاقے ان نمونوں کے ذریعے ظاہر کرتا ہے جو انفرادی سطح پر ہونے والے جرائم کی مدد سے تیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ نظام ان جرائم کے لئے ناقابل استعمال ہے جو شاذ و نادر ہی رونما ہوتے ہیں جیسے قتل وغیرہ (یہ بات پاکستان پر صادق نہیں آئی)۔ اور نہ ہی ان جرائم کے لئے قابل استعمال ہے جنہیں جغرافیہ کے ذریعے نوٹ نہیں کیا جاسکتا ہے۔

اس ضمن میں ڈیوڈ کہتے ہیں کہ اس کے ذریعے فراڈ یا اسی قسم کے جرائم کا پتہ نہیں چلایا جاسکتا ہے۔

اس نظام میں پولیس جن علاقوں کے نقشے سب سے زیادہ استعمال کرتی ہے وہ انتہائی "حساس" کہلاتے ہیں۔ ان علاقوں میں جرائم کی شرح خاصی اونچی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ انہی علاقوں میں بعض ایسے علاقے بھی ہوتے ہیں جو ابنارمل حساس علاقے کہلاتے ہیں۔ ان علاقوں میں پچھلے سات ہفتوں میں جرائم کی شرح بے انتہا بڑھ چکی ہوتی ہے۔ ڈیوڈ بتاتے ہیں کہ "سپاس کا یہ نظام بنیادی طور پر اعداد و شمار کے ذریعے کام کرتا ہے۔"

سپاس میں ایک چھوٹا سا مسئلہ بھی موجود ہے۔ وہ یہ کہ سپاس کے ذریعے جرائم کی تشخیص کرتے ہوئے اس کے اثر کی فوری طور پر تصدیق نہیں کی جاسکتی ہے نارتھ پورٹ کے ایک پولیس انسپکٹر جم للی (جنہوں نے اس نظام کی تیاری میں ڈیوڈ کی مدد کی تھی) کہتے ہیں کہ ہمارے بعض یونٹوں نے سپاس کے ذریعے مجرم پکڑے ہیں لیکن مجھے شک ہے کہ کیا واقعی وہ اس نظام کے ذریعے ہی پکڑے گئے ہیں۔ اسی لئے ہمیں اس نظام کو مکمل طور پر پرکھنے کے لئے اگلے سال تک انتظار کرنا پڑے گا۔ "ڈیوڈ بھی اس نظام میں ایک ایسے طریق کا اضافہ کرنا چاہتے ہیں جس کے ذریعے پولیس آفیسروں کی حرکات و سکنات کو ریکارڈ کیا جاسکے اور یوں پولیس کی انفرادی تعیناتی کے ذریعے مختلف علاقوں میں جرائم کی شرح کو زیادہ بہتر انداز میں نوٹ کیا جاسکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ فاصلے ناپنے کا یہ طریقہ اپنانا بہت مشکل ہے کیونکہ پولیس آفیسر عام طور پر دن میں کئی کئی بار لمبے سفر کرتے ہیں اور عموماً راستے بھی بدلتے رہتے ہیں اسی لئے ان کی حرکات ریکارڈ نہیں کی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ پیش گوئیوں کے لئے سابقہ جرائم کے مقام وقت اور تاریخ کے سلسلے میں بھی تشخیص کا زیادہ سخت گیر طریقہ چاہتے ہیں۔

پورٹ لینڈ میں سپاس کے نظام نے پرانے کارڈ انڈیکس سسٹم کی جگہ لے لی ہے جو ناقابل استعمال ہو گیا تھا۔ ڈیوڈ کہتے ہیں کہ اب وہاں اتنے زیادہ جرائم ہونے لگے تھے کہ پولیس اپنے اکٹھے کئے ہوئے اعداد و شمار سے رابطہ کھو بیٹھی تھی۔ اب اس نظام کے ذریعے وہ ایسی معلومات حاصل کرلیتے ہیں جنہیں پہلے حاصل کرنے میں کئی کئی دن لگ جاتے تھے۔ یہ نظام پاکستان کی چاق و چوبند اور "ہوشیار" پولیس بھی استعمال میں لاسکتی ہے۔

ہماری تاریخ

the TRUTH

30-11-1956

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

نائیجیریا سے شائع ہونے والے ہفتہ وار انگریزی اخبار دی ٹروتھ کے ۳۰ نومبر ۱۹۵۶ء کے شمارے میں مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی مدد کبھی ناکام نہیں ہوتی

مسٹر اے۔ آر۔ بکری۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ جو کہ احمدیہ جماعت کے ایک سرگرم ممبر ہیں کو لیگوس میں مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے ان کی تقرری یکم دسمبر ۱۹۵۶ء سے عمل میں آئے گی۔

مسٹر ایس۔ او۔ بکری جو مسٹر اے۔ آر بکری کے والد اور احمدیہ جماعت نائیجیریا کے جنرل پریذیڈنٹ ہیں نے اپنے بیٹے کے مجسٹریٹ کے اعلیٰ عہدے پر متعین ہونے کے اعزاز میں ایک پارٹی کا اہتمام کیا۔ دعوت سے پہلے مسٹر حمزہ۔ زیڈ۔ اکونو نے کلام الٰہی کے ایک حصہ کی تلاوت کی جبکہ مسٹر ایم۔ اے۔ اوسینی ایل۔ ایل۔ بی نے ایک مختصر سا خطاب کیا جس میں انہوں نے مہمان خصوصی کو نصیحت کی کہ وہ اہل ملک پر ثابت کردیں کہ ایک (-) مجسٹریٹ کی قدر و قیمت کیا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک میں بہت (-) ہیں جو اس اعلیٰ پوزیشن تک پہنچے ہیں۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ یہ ثابت کریں (-) اعلیٰ سے اعلیٰ عہدے کے اہل ہیں اور جہاں بھی ان کو متعین کیا جائے وہ نائیجیریا کے لئے ایک اثاثہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ مسٹر اوسینی نے تمام سامعین کو کہا کہ وہ بھی مہمان خصوصی کی اخلاقی امداد سے مدد کریں جس کی انہیں اپنی ڈیوٹی جرأت مندی سے ادا کرنے کے لئے ازحد ضرورت ہے۔

مسٹر اوسینی کے بعد مولوی نسیم سیفی جو کہ ویسٹ افریقہ کے رئیس المبلغین ہیں نے خطاب کیا۔ انہوں نے مسٹر اوسینی کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ میں صرف اس بات کا اضافہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ہتھیاروں کے بارے میں عراق کی پوشیدہ معلومات

عراق نے کہا ہے کہ وہ ہتھیاروں کے اس پروگرام کے بارے میں اہم معلومات کا انکشاف کرے گا۔ جن کے بارے میں اس نے منحرف ہونے والے لیفٹننٹ جنرل حسین کمال پر الزام لگایا ہے کہ یہ معلومات اس نے اقوام متحدہ سے پوشیدہ رکھی تھیں۔ نائب وزیر اعظم مسٹر طارق عزیز نے بتایا کہ جنرل حسن نے یہ معلومات اس لئے پوشیدہ رکھی تھیں تاکہ اقوام متحدہ کے اس کمیشن کے ساتھ بغداد کے تعلقات خراب ہو جائیں۔ جس کے ذمے عراق کی تخفیف اسلحہ کا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق نے اقوام متحدہ کے کمیشن کے سربراہ کو بغداد آنے کی دعوت دی ہے تاکہ وہ یہ معلومات حاصل کر سکیں۔

دریں اثناء جنرل حسن کے چچا نے کہا ہے کہ اسے ہلاک کر دیا جائے۔ جنرل حسن علی الماجد نے جو حکمران خاندان کے بزرگ اور صدر صدام کے عم زاد بھائی بھی ہیں۔ کہا ہے کہ ان کے خاندان نے جنرل کمال حسین کو عاق کر دیا ہے۔ اور ان کے انحراف کے فعل کو غداری سے تعبیر کیا ہے۔ عراقی اخبارات میں ان کا ایک خط چھپا ہے۔ جس میں انہوں نے کہا ہے کہ خاندان کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ اس کا خون بہایا جائے۔

چند روز قبل صدر صدام حسین کی بیٹیوں اور دامادوں نے اردن میں پناہ حاصل کر لی تھی۔ خیال کیا گیا کہ عراق ان لوگوں کو اردن میں پناہ دینے کے جرم میں کہیں اردن پر حملہ نہ کر دے۔ تاہم اردن کی حکومت کے ایک اعلیٰ رکن نے کہا ہے کہ صدر صدام حسین کی بیٹیوں اور دامادوں کو پناہ دیئے جانے پر عراق کی طرف سے حملے کا کوئی خطرہ نہیں ہے ترجمان نے ساتھ ہی اس بات کی بھی امید کی کہ اس واقعے سے عراق کے ساتھ ہمارے تعلقات خراب نہیں ہوں گے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ صدام کے اندرونی حلقے سے مزید لوگ الگ ہوتے جائیں گے۔

عراق کی انٹیلی جنس کے سابق سربراہ میجر جنرل وافق السمرانی نے کہا ہے کہ الماجد بھائیوں کے الگ ہونے کا صدام حکومت پر تباہ کن اثر ہو گا۔ میجر جنرل وافق دمشق میں مقیم ہے۔ صدر صدام حسین نے اسے گزشتہ دسمبر میں برطرف کر دیا تھا۔ اس نے فون پر جنرل حسین الکامل الماجد سے بات کی اور صدام حکومت کے خاتمے کے لئے اقدامات پر مشورہ کیا۔

یاد رہے کہ اردن نے خلیج کی جنگ میں عراق کی حمایت کی تھی جبکہ ارد گرد کے سب عرب ممالک عراق کے خلاف ہو چکے تھے۔ اب بھی اردن کا عراق کے بارے میں نرم گوشہ موجود ہے۔ اور اردن عراق کے لئے دنیا بھر سے رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔ اردن عام طور پر عراق کے لئے اعتماد کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے مبصرین نے عراقی منحرفین کی اردن میں سیاسی پناہ پر حیرانی کا اظہار بھی کیا تھا۔ انہی وجوہات کی بناء پر اس امر کو خارج از امکان قرار دیا جا رہا ہے کہ عراق اردن کے خلاف ناراضگی کا کوئی بڑا مظاہرہ کرے۔

عراق کے صدر صدام حسین ایک سخت گیر حاکم ہیں اور عموماً مخالفت کو پسند نہیں کرتے بلکہ برداشت بھی نہیں کرتے۔ لیکن خلیج کی جنگ میں ان کی غیر معمولی شکست کے باوجود وہ اپنے ملک کے بلا شرکت غیرے حکمران ہیں اور ان کے شدید مخالف ایک ایک کر کے یا زندگی سے ہاتھ دھو رہے ہیں یا ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور آج بھی صدر صدام مغربی طاقتوں اور خصوصاً امریکہ کی آنکھ میں کھٹک رہے ہیں۔ اور کوئی ان کا بال بیکا نہیں کر سکا۔ حالانکہ خلیجی جنگ میں شکست کے بعد خطرہ یہی تھا کہ صدر صدام کا اقتدار بہت جلد ختم ہو جائے گا۔

OOO

جنوبی افریقہ ایران کے حق میں

امریکہ نے اس سال ۶۔ جون کو ایران کے خلاف جو بین الاقوامی تجارتی پابندیاں عائد کی تھیں وہ اس بارے میں عالمی حمایت حاصل کرنے میں مزید ناکام ہو رہا ہے۔ اس سلسلے کی تازہ مثال یہ ہے کہ جنوبی افریقہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایران سے ڈیڑھ کروڑ بیرل تیل ذخیرہ کرنے کے منصوبے پر عمل جاری رکھے گا۔ جنوبی افریقہ کے سٹریٹجک فیول فنڈ کے سربراہ کوبوس فان نے کہا ہے کہ ان کا ملک اس سلسلے میں امریکی دھمکیوں کی پرواہ نہیں کرے گا۔ ایران کے ساتھ جنوبی افریقہ کے حالیہ سودے سے امریکہ پریشان ہے۔

OOO

شمالی جنوبی کوریا اتحاد کی تجویز

شمالی کوریا نے جنوبی کوریا کے ساتھ مرحلہ وار اتحاد کی تجویز پیش کی ہے۔ اس تجویز کے تحت دونوں ممالک اپنا اپنا سیاسی نظام برقرار رکھیں گے لیکن دفاع اور امور خارجہ میں ساتھ ہوں گے۔ اگر دونوں میں سے کسی ملک نے اتفاق نہ کیا تو پھر ایک وفاقی حکومت قائم کی جا سکتی ہے۔ یہ اعلان نو آبادیاتی نظام سے جزیرہ نما کوریا کی آزادی کی پچاسویں سالگرہ کے موقعہ پر کیا گیا۔ شمالی کوریا نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ نظر ثانی شدہ بین الکوریائی مذاکرات کے ذریعے ایک نئی حکومت قائم کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ نئی تجویز میں شمالی کوریا اور امریکہ کے درمیان ایک تازہ امن منصوبہ کے لئے بھی کہا گیا ہے۔

OOO

ہیومن رائٹس کمیشن کے اعلامیہ کے ۲۲ نکات

ہیومن رائٹ کمیشن پاکستان کے زیر اہتمام ہونے والی دو روزہ کراچی کانفرنس کے اختتام پر ۲۲ نکات پر مشتمل اعلامیہ متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ اعلامیہ کے نکات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ سندھ میں ایک اور صوبہ بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ۲۔ کراچی سمیت سندھ میں ہونے والی دہشت گردی کی عالمی سطح پر مذمت کی جانی چاہئے۔ ۳۔ ہر قسم کے ٹارچر کو ختم ہونا چاہئے۔ ۴۔ اسلحہ اور منشیات کی سمگلنگ کے ذمہ دار افراد کو سزا ملنی چاہئے۔ ۵۔ صرف شک کی بناء پر گرفتار افراد کو فوری رہا کرنا چاہئے۔ ۶۔ سندھ سے تعلق رکھنے والے دانشوروں کی سفارش پر یہ بھی منظور کیا گیا کہ سندھیوں اور مہاجروں کا کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے جو حل نہ ہو سکے۔ ۷۔ قومی مردم شماری جتنی جلدی ممکن ہو کرائی جائے۔ ۸۔ ملک میں غیر قانونی تارکین وطن پر قابو پایا جائے۔ ۹۔ آزاد اور منصفانہ بلدیاتی انتخابات کرائے جائیں۔ ۱۰۔ صوبوں کو خود مختاری اور زیادہ سے زیادہ اختیارات دیے جائیں۔

۱۱۔ پولیس کی اصلاح کی جائے۔ ۱۲۔ کوٹہ سسٹم کا دوبارہ جائزہ لیا جائے۔ ۱۳۔ حکومت کی طرف سے انصاف کے بارے میں ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ ۱۴۔ سیاسی مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔ ۱۵۔ صوبوں کے درمیان ثقافت اور زبان کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ ۱۶۔ اسٹیبلشمنٹ اور حکومت میں شامل دہشت گردوں کی پشت پناہی کرنے والوں کو بے نقاب کیا جائے۔ ۱۷۔ اگر کوئی لسانی اور مذہبی جماعت کی بنیادوں پر تعصب یا فرقہ واریت پھیلاتا ہے تو اس سے جمہوری نظام کو نقصان پہنچے گا۔ ۱۸۔ عورتوں کے خلاف ہونے والے جرائم کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ ۱۹۔ ہر اس جماعت کو بھی سامنے آنا چاہئے جو نوجوانوں کے ذریعے فنڈز جمع کرتی ہے۔ ۲۰۔ سندھ کے شہری علاقے خاص طور پر کراچی کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔ ۲۱۔ یہاں جو قتل اور زخمی ہوئے ہیں ان کے وارثوں کی مالی امداد کی جائے۔ ۲۲۔ صحافت کی آزادی کو مکمل طور پر یقینی بنایا جائے۔

بقیہ صفحہ 5

کرنا چاہوں گا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت ہو گی۔ اور انہوں نے مہمان خصوصی کو یقین دلایا کہ اگرچہ لوگ ان کو اپنی اخلاقی مدد دینا بھول بھی جائیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو کبھی نہیں بھولے گا۔ وہ ہستی ہمیشہ ان کی مدد کرے گی لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اس کے خواستگار ہوں۔

انہوں نے پیلا طوس جج، جس کے سامنے حضرت عیسیٰؑ کا مقدمہ پیش کیا گیا تھا، کی بیوی کے خواب کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ اگر کسی لامذہب مجسٹریٹ، کسی کیس کے متعلق جو اس کے سامنے پیش ہونے والا تھا، کی بیوی کو اس کیس کے متعلق رہنمائی مل سکتی ہے تو پھر ایک (۔) مجسٹریٹ کو بھی یہ امید رکھنی چاہئے کہ جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کی مدد مانگے گا تو اس کی مدد کی جائے گی۔

مولوی سیفی نے مسٹر اے۔ آر۔ بکری کو یہ یاد دہانی کراتے ہوئے اپنا مختصر خطاب ختم کیا کہ لوگوں سے اخلاقی مدد کی امید کے ساتھ ساتھ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف بھی کبھی ناکام نہ ہونے والی مدد اور رہنمائی کے لئے ہمیشہ اپنی آنکھیں لگائی رکھنی چاہئیں۔

آخر میں مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے لئے مسٹر اے۔ آر۔ بکری نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

مولوی سیفی صاحب نے آخری خاموش دعا کروائی۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 24۔اگست ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
4-25 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر12 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-20 نظم
5-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ڈاکومنٹری
6-00 کلام الٰہی کلاس ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر76
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی کوئز۔ازکراچی نمبر5
7-30 چلڈرنز کارنر۔ترتیل کلام الٰہی حصہ پنجم
7-45 قصیدہ
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ سید شاہد جمیل ابن مکرم سید منیر احمد صاحب "الجمیل" فیکٹری ایریا ربوہ حال کینیڈا کو کینیڈا میں کار کا حادثہ پیش آیا ہے احباب سے عزیز کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میجر ریٹائرڈ عمر ہاشمی صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا آپریشن ہوا تھا جس کے بعد کچھ پیچیدگی ہو گئی ہے اور بخار بھی ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالمنان کوثر صاحب کارکن ماہنامہ انصاراللہ کے والد مکرم عبدالعزیز صاحب دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور والدہ صاحبہ گردے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ ساجدہ منان ایک ٹانگ میں سوزش اور درد کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد صدیق صاحب ڈرائیور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی بیٹی مبشرہ نصیر اہلیہ نصیر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ غانا کچھ عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم میاں عبدالحق صاحب (محلہ ناصر آباد مکان نمبر 87) طویل بیماری کے بعد 12۔ اگست بوقت شام قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ آپ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان داخلہ ڈینٹل ٹیکنیشن کورس

○ پنجاب ڈینٹل ہاسپٹل لاہور میں دو سالہ ڈینٹل ٹیکنیشن کورس کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ داخلہ کی شرائط۔
(1) میٹرک سائنس مضامین کے ساتھ کم از کم 425/850 نمبر (2) فزکس۔ کیمیا۔ بیالوجی میں 150/300 نمبر (3) عمر 17 سال سے کم اور 23 سال سے زیادہ نہ ہو (4) 20 اضافی نمبر ان طلبہ کے لئے جنہوں نے میٹرک اور F.sc. فرسٹ ڈویژن میں کیا ہو۔ (5) ڈومیسائل ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم ہسپتال سے حاصل کر کے پانچ ستمبر 95 تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے روزنامہ "Nation" مورخہ 16۔ اگست 95 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ نیشنل سنٹر آف ایکسیلنس برائے فزیکل کیمسٹری یونیورسٹی آف پشاور نے ایم فل اور پی ایچ ڈی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ امیدوار کے لئے ایم ایس سی کیمسٹری کم از کم سیکنڈ کلاس میں ہونا ضروری ہے۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ اگست 95 ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "Pakistan Time" مورخہ 16-8-95 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص سید امان اللہ طاہر ہاشمی ولد حافظ تاج محمد وریام ضلع گجرات کا رہنے والا ہے۔ چھوٹی چھوٹی داڑھی عمر تقریباً 32 سال قد 5 فٹ 9 انچ بال سیاہ رنگ، جسم بھاری اپنے آپ کو احمدی بتاتا ہے۔ اور مختلف حربوں سے رقمیں بٹورتا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔

گمشدہ کاغذات

○ مورخہ 16-8-95 کو مکرم سجاد احمد علی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کے انتہائی ضروری کاغذات ڈاکخانہ ربوہ یا گولبازار میں کہیں گر گئے ہیں۔ جس کسی کو ملے ہوں براہ مہربانی صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں۔

اعلان

○ ربوہ میں اپنی گمشدہ اشیاء کی اطلاع محترم صدر صاحب عمومی کے دفتر میں دیجئے۔ اور اگر آپکو کوئی گری پڑی چیز ملے تو وہ صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں۔

ربوہ سے باہر سڑکوں پر یا شہروں میں گمشدہ اشیاء کا اعلان مفید ثابت نہیں ہوتا۔

(ادارہ)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30159 میں عبدالغفار خان ولد عبدالجبار خان قوم پٹھان پیشہ پنشنر عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 14/13 دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-6-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان 14/13 واقع دارالصدر جنوبی ربوہ مالیتی۔/500000 روپے اور نقد کیش۔/30000 روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/1066+2000 روپے ماہوار بصورت پنشن و جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالغفار خان 14/13 دارالصدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد پسر موصی گواہ شد نمبر2 چوہدری حمید اللہ وصیت نمبر 14966 6/13 دارالصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر 30160 میں رشید احمد ولد محمد عبداللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/1 دارالفضل غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ 26-5-95 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 26/1 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالفضل غربی ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2531 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رشید احمد ولد محمد عبداللہ 26/1 دارالفضل غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 پیر نصیر احمد وصیت نمبر 12208 گواہ شد نمبر2 فرید احمد وصیت نمبر 27670 سیکرٹری تحریک جدید۔

مسل نمبر 30161 میں نور بیگم بیوہ چوہدری محمد عبداللہ خان قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 85 سال بیعت 37-1936ء ساکن بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 7-4-95 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع بمبانوالہ ضلع سیالکوٹ مالیتی۔/100000 روپے۔ 2۔ جمع شدہ رقم بینک میں۔/25000 روپے۔ 3۔ ترکہ خاوند سے ایک ایکڑ زمین مالیتی نامعلوم جو کہ ہبہ کر چکی ہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نور بیگم بیوہ چوہدری محمد عبداللہ ساکن بمبانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 صوفی محمد شریف وصیت نمبر 17383 گواہ شد نمبر2 محمد ارشد وصیت نمبر 26282۔

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کیلئے صدر انجمن میں مشروط بامد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 1

محبت ہو گی۔ جو خدا کی ساری مخلوق سے کی جائے گی۔ یہ محبت ذاتی ہے۔ جو ایک تاجر تاجر سے زراعت پیشہ زراعت پیشہ سے کرتا ہے۔ قیامت کے دن وہ دوستی کام آئے گی جو سب بنی نوع انسان کی دوستی ہو گی۔ جب تک یہ مرتبہ حاصل نہ ہو اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں آسکتا۔ ممکن ہے کہ تم کسی کو سمجھو کہ وہ عیسائی ہے یا یہودی یا ہندو ہے۔ اس لئے اس سے نیک سلوک نہ کرو مگر یہ درست نہ ہو گا۔

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بنی نوع سے محبت کرو۔ یاد رکھو کہ عداوت میٹھی چیز نہیں۔ محبت میٹھی چیز ہے۔ تم دیکھو دونوں میں سے کون سی چیز آرام دہ ہے۔ آیا محبت آرام دہ ہے یا غصہ۔ تم غور کرو کہ تم جس وقت غصہ کی حالت میں ہوتے ہو اس وقت آرام کی حالت میں ہوتے ہو یا جس وقت محبت کے جذبات اور خیالات میں۔ جب تم غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہو گا کہ امن خدا کی طرف سے آتا ہے غضب اس وقت جائز ہے۔ جب خدا کے غضب کے مقابلہ میں آجائے۔ ورنہ محبت ہی ضروری ہے۔ جو لوگ حسن سلوک اور محبت کے جذبات چھوڑ دیتے ہیں ان کے لئے یہاں ہی جہنم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں سے نفرت کے خیالات کو دور کر دے۔ ہم بنی نوع انسان سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کریں۔ اور اس کے سایہ میں رہیں۔

(از خطبہ یکم دسمبر 1922ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزراء سینیٹروں اور ۵۰ ارکان پارلیمنٹ طیارے کے حادثے سے بال بال بچ گئے۔ پائلٹ نے طیارہ میں خرابی پیدا ہو جانے سے طیارے کو ہنگامی بنیادوں پر سکھر ائرپورٹ پر اتار لیا۔ یہ وزراء سینیٹرز اور ارکان قومی اسمبلی گھوٹکی میں ایم این اے نور محمد لنڈ کی وفات پر تعزیت کے بعد اسلام آباد واپس آرہے تھے بعض ذرائع نے بتایا ہے کہ طیارہ موسم کی خرابی کے باعث اتار لیا گیا۔ سکھر کی انتظامیہ نے ہنگامی طور پر شب بسری کے انتظامات کئے۔ صبح جملہ افراد اسی پرواز سے روانہ ہو گئے۔ رات بھر میں طیارے کی خرابی دور کرلی گئی۔

○ خلیج پر ایک بار پھر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ عراقی فوج کا ایک بڑا اجتماع جنوبی علاقے میں دیکھنے میں آیا ہے۔ اس جگہ بڑے پیمانے پر فوجی نقل و حرکت جاری ہے اس سے امریکہ اور عراق کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہونے لگا ہے۔ امریکی حکومت کی جانب سے عراق کو واضح الفاظ میں خبردار کیا گیا ہے کہ وہ عراق کے خلاف جوابی اقدامات کے لئے تیار ہے۔ خلیج میں امریکی فوج کی موجودگی میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ شبہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ عراق اپنے منحرف جرنیلوں کو سیاسی پناہ دینے کے جرم میں اردن کے خلاف فوج کشی کر سکتا ہے۔ بی بی سی ٹی وی نے بتایا ہے کہ امریکہ نے خلیج میں ۲۰ ہزار امریکی فوجی پہنچا دیئے ہیں۔

○ کراچی میں تشدد کی وارداتوں میں جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم اسلامی جمیعت طلبہ کے دو ناظمین اور ایک کانسٹیبل سمیت ۵۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ گلبہار کے علاقہ میں کار کی ڈگی سے دو لاشیں ملیں جن کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور ہڈیاں جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھیں۔ یہ دونوں افراد اسلامی جمیعت کے ناظمین تھے جن کو خاموش کالونی سے اغوا کیا گیا تھا۔ ان کی آنکھوں پر پٹیاں باندھی ہوئی تھیں۔ لیاقت آباد میں بھی کار سے ایک لاش برآمد ہوئی اسے بھی گراؤنڈ کے کنارے واقع گھر سے اغوا کیا گیا۔ ملیر میں دو موٹر سائیکل سواروں نے ایک نوجوان کو اغوا کرنے کی کوشش کی مزاحمت پر زخمی کر دیا۔

○ پنجاب کے گورنر سروپ خان نے کہا ہے کہ انتظامی اختیارات کے معاملے میں مسٹر منظور احمد وٹو کے امریکہ جانے پر جو کچھ بھی ہو گا۔ آئین کے مطابق ہو گا۔ انہوں نے منشیات پر ورکشاپ کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہیروئن کا تحفہ ہمیں افغانستان کی لڑائی نے دیا۔ کلاشنکوف بھی انہی کا تحفہ ہے انہوں نے بتایا کہ دو ملین (بیس لاکھ) افغان باشندے ہمارے ملک میں بیٹھے افیون کا کاروبار کرتے رہے۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ میں سرحد میں کوئی متبادل حکومت نہیں بننے دوں گا۔ مڈٹرم الیکشن کا مطالبہ درست نہیں۔ کالا باغ ڈیم پر اتفاق رائے ہو جائے تو فوری کام شروع کر دینا چاہئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اپنے کارکنوں سے کہا ہے کہ امتحان قریب آگیا ہے۔ کارکن انتخابات کے لئے تبدیلیاں شروع کر دیں۔ حکومت سے خیر کی توقع نہیں جا سکتی۔ قوم قتل و غارت' دہشت گردی اور سیلاب کی لپیٹ میں ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر دو سال کی لوٹ مار کا حساب دے دیں ہم ۵۰ سال کا حساب دینے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکمرانوں نے حالات ۱۹۷۷ء کی سطح پر پہنچا دیئے ہیں۔ جمہوریت کی بقا کے لئے مڈٹرم الیکشن کا مطالبہ کیا ہے۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے سینٹ میں تحریک استحقاق پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ خفیہ والے ہماری نگرانی کرتے ہیں۔ انہوں نے خفیہ والوں کی سرگرمیوں کی تصاویر چیئرمین سینٹ کے حوالے کر دیں۔

○ سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ اگر ہم نے ایٹمی دھماکہ نہ کیا تو بھارت ہمیں نہیں چھوڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کو انصاف دیا جائے انہوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ انصاف نہ کرنے کے کیا نتائج نکلتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس ملک میں کبھی انصاف نہیں کیا گیا۔

○ امریکی دفتر خارجہ نے اپنے باشندوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر سے دور رہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اے این پی کے صدر مسٹر اجمل خٹک کی صدر مملکت سے ملاقات کو تسلی بخش قرار دے دیا۔ مسٹر خٹک نے مسٹر نواز شریف کو صدر سے ملاقات کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ اور سلسلہ آگے بڑھانے پر اتفاق رائے کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم صدر کو مڈٹرم الیکشن کے بارے میں قائل کر لیں گے اور اگر صدر کو بھی جھنڈی دکھا دی تو پھر باضابطہ تحریک چلائی جائے گی۔

○ سابق اٹارنی جنرل اور شریف خاندان کے سینئر وکیل چوہدری فاروق نے بتایا ہے کہ نواز شریف کے چھوٹے بھائی عباس شریف کو اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے روکنے کے لئے اور گرفتار کرنے کے لئے نیا مقدمہ بنایا گیا ہے۔ اس میں درج الزامات ناقابل یقین ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت نے سیاسی دباؤ ڈالنے کے لئے نواز شریف اور ان کے رشتہ داروں پر مقدمات کی بھرمار کر رکھی ہے۔

○ ایم کیو ایم کے دہشت گرد فاروق دادا کے ساتھی کو گرفتار کرنے والا ڈی ایس پی بھی دل کے دورے سے ہلاک ہو گیا۔ اس سے چند دن قبل خود فاروق دادا کو ہلاک کرنے والے ڈی ایس پی بھی دل کے دورے ہی سے وفات پا چکے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے قائد مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ ہماری خواہش ہے کہ مذاکرات کا اگلا دور کراچی میں ہو۔ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا کہ ایم کیو ایم نے حکومت کو مذاکرات کی دوبارہ پیشکش کسی دباؤ کے تحت نہیں کی بلکہ یہ اس بات کا اظہار ہے کہ ان کی جماعت مذاکرات کے ذریعے اپنے معاملات کو پر امن طریق سے حل کرنے کی حامی ہے۔ اور تشدد پر یقین نہیں رکھتی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجی ٹھکانوں پر کشمیری مجاہدین کے حملوں سے ریڈیو ٹرانسمٹنگ سٹیشن کو بھی نقصان پہنچا۔ گشتی پارٹیوں پر بھی حملے کئے گئے۔ ۱۲ سے زائد فوجی ہلاک ہو گئے۔ بھارتی فوج نے ایک کریک ڈاؤن کے دوران دو۔ افراد کو شہید اور ۴۰ کو زخمی کر دیا۔

○ وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے کہا ہے کہ نواز شریف اپنی کن کامیابیوں کی بنیاد پر لوگوں سے ووٹ مانگیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے ۲۴ گھنٹے میں حکومت ہٹانے کی بڑھک لگا کر عوامی مینڈیٹ کی توہین کی ہے۔ حکومت کے خلاف اپوزیشن کا فائنل راؤنڈ خود اس کا فائنل راؤنڈ ثابت ہو گا۔

○ محکمہ انکم ٹیکس میں ایسے ۱۰۰ سے زائد افسران کو اگلے عہدوں پر ترقی دے دی گئی ہے۔ جنہوں نے ریکارڈ ٹیکس جمع کروانے میں کامیابی حاصل کی۔

○ کلرکوں اور سرکاری ملازمین کی تنظیم کے درمیان حکومتی مذاکرات ناکام ہو گئے۔ ایپکا نے ۲۳۔ اگست سے تحریک چلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ جلسے جلوس ہوں گے۔ بھوک ہڑتال کے کیمپ لگائے جائیں گے۔ کلرکوں کے بچے ننگے پاؤں مظاہرہ کریں گے۔ وزیر خزانہ نے ایپکا کے وفد سے کہا تھا کہ فی الحال کچھ مطالبات ماننے کو تیار ہیں۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے ساحل کا نام تبدیل کر کے لبیب احمد رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

امتہ الجمیل اہلیہ عبد الحلیم طاہر دار النصر غربی ربوہ۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

فون: دوکان: 649 گھر: 212300

نو تعمیر شدہ مکانات ویسٹرن سٹائل فوری فروخت کیلئے

اس کے علاوہ تمام محلہ جات میں مکانات و پلاٹ کی خرید و فروخت کے لئے رابطہ فرمائیں

احمد پراپرٹی ایکسچینج

2/13 الناصر مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ

فون نمبر 21155 - فیکس: 211166

حبوب مفید اطہرا	اکسیر اولاد نرینہ (کورس)	تریاق معدہ	روشن کاجل	سرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
۷۵/ ، ۲۵/-	۱۵۰/-	۲۵/ ، ۱۵/-	۶/-	۱۰/-	فون 04524 - 211434